سوال

(27)کذبات ثلاثہ والی حدیث کا مفہوم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ کچھ دنوں سے ہماری سکول کلاس میں (صحیح)بخاری کی حدیث کذبات ابراہیم علیہ السلام کا بہت چرچا ہورہا ہے۔لوگ کہتے ہیں قرآن کریم میں آپ کو "صِدِّيقًا نَبِيًّا" کہا گیا ہے اور حدیث میں آپ کی طرف جھوٹ منسوب ہوا ہے،اس لیے یہ اس بخاری کو نہیں مانتے اور اسی وجہ سے یہ کتاب اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا درجہ نہیں رکھتی۔اس کے متعلق آپ بالوضاحت مضمون لکھیں۔آپ کی خدمت میں ایک گزارش ہے براہ کرم اس کام کو جلد سرانجام دیں۔اللہ آپ کے علم میں اور اضافہ فرمائے۔ (محمد ارسلان ستار، راولپنڈی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کذبات ابراہیم علیہ السلام والی حدیث، مختلف الفاظ کے ساتھ درج ذیل صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے مروی ہے :

1۔سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

3۔سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث درج ذیل تابعین رحمة اللہ علیہ سے مروی ہے :

1۔محمد بن سیرین البصری (ثقہ ثبت عابد کبیر القدر، توفی 110ھ/تقریب التہذیب :5947 ملخصاً)

2۔عبدالرحمان بن ہرمز الاعرج (ثقہ ثبت عالم، توفی :117ھ/التقریب :4033)

3۔ابوزرعہ بن عمرو بن جریر (ثقہ/التقریب :8103)

محمد بن سیرین سے درج ذیل راویوں نے یہ حدیث بیان کی ہے :

1۔ایوب بن ابی تیمیہ السختیانی (ثقہ ثبت حجۃ، توفی 131ھ/التقریب :605)

صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب 8ح 3357 وصحیح مسلم ،کتاب الفضائل باب 41ح (6145)(154/2371)

2۔ہشام بن حسان البصری

(ثقہ الخ توفی 148،147ھ/التقریب :7289 والنظر طبقات الدلسین 110/3)

ابو داود فی سنۃ (2212) والنسائی فی السنن الکبریٰ (5/98ح 8374 والنسخہ المحققہ 7/396ح 8316) وابن حبان فی صحیحہ (الاحسان :7/495ح 5707 والنسخہ المحققہ 13/45۔47ح 5737) وابن جریر الطبری فی تفسیرہ (23/45) وابو یعلی فی مسندہ (6039)

عبدالرحمان بن ہرمز الاعرج سے درج ذیل راوی نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

1۔ابوالزناد :۔

(عبداللہ بن ذکوان المدنی، ثقہ فقیہ توفی 130ھ اوبعدھا۔التقریب :3302) احمد فی مسندہ۔2۔403 ح 9230 والنسخہ المحققہ (134ح 9241) والترمذی (3166) وقال :"حسن صحیح" والطبری فی تفسیرہ (23،45 وسندہ حسن) ورواہ البخاری (2217) مختصراً جداً۔

ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے درج ذیل راوی نے یہ حدیث بیان کی ہے :

1۔ابوحیان التیمی الکوفی۔(ثقہ عابد، توفی 141ھ/التقریب :7555)

البخاری فی صحیحہ (3361،4712) ومسلم فی صحیحہ (480)(327۔194) وعبداللہ بن المبارک المروزی فی مسندہ (110) واحمد فی مسندہ (2،435، 436ح 9621 والنسخہ المحققہ 15/384۔ ح 9623 وسندہ صحیح) والنسائی فی الکبریٰ (6،378،379 ح 11286 والمحققہ 10/148۔150ح 11222) وابن خذیمہ فی کتاب التوحید (ص 242۔244 والمحققہ 2۔592ح 347) وابن ابی شیبہ فی المصنف 11۔444۔ح۔31665) والترمذی (2434) وقال :ھذا حدیث حسن صحیح) وابو عوانہ فی صحیحہ (المستخرج علی صحیح مسلم 1/170۔174)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درج ذیل راوی نے یہ حدیث بیان کی ہے :

1۔قتادہ بن وعامہ البصری :۔

(ثقہ ثبت، توفی 111تا 119ھ النظر التقریب :5518)

النسائی فی الکبریٰ :۔

(6/،441ح 11433 والمحققہ 10/232ح 11369 وسندہ حسن وقتادہ صرح بالسماع)

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ :۔

الترمذی(18/3148وقال : حسن)وابو یعلی فی مسندہ(2/310ح1040)

تنبیہ :۔

یہ روایت علی بن زید بن جدعان کے ضعف (ضعیف ہونے) کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ :۔

احمد فی مسندہ(1/281،282ح296،1/295،2546والمحققہ 4/330-232ح4/429،2546ح2692)

وابوداود الطیالسی فی مسندہ(2711،ومنحۃ المعبود2/226،227ح2798)

تنبیہ :۔

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس کا ایک راوی علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب :2734)

موقوف روایات :۔

1۔ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

صحیح البخاری(3358)والنسائی فی الکبریٰ(5/98،99ح8375والمحققہ 7/397ح 8317وسندہ صحیح)والطبری فی تفسیرہ(23-45)

آثار التابعین :۔

1۔ محمد بن سیرین۔

الطبری فی تفسیرہ(23/45وسندہ صحیح)

اس تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ کذبات ابراہیم علیہ السلام والی حدیث، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بذریعہ دو صحابیوں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثابت ہے۔

اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ امام مسلم، امام ترمذی، امام ابن حبان، امام ابوعوانہ وغیرہم نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ رحمہم اللہ اجمعین۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (پیدائش :194ھ وفات :256ھ) کی پیدائش سے پہلے امام عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ (وفات :181ھ) نے بیان کر رکھی ہے۔ ان کے علاوہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استادوں مثلاً امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ، امام ابن ابی شیبہ، معاصرین مثلاً امام ابوداود وغیرہ اور بعد والے محدثین نے بھی روایت کیا ہے۔

کسی محدث نے اس حدیث پر جرح نہیں کی اور نہ کسی سے اس کا انکار ثابت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد، صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی روایت ثابت ہے، اس صحیح روایت کا مفہوم صرف یہ ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے تین مقامات پر توریہ فرمایا تھا، جسے تعریض بھی کہتے ہیں۔ اور ایسا کرنا شرعاً جائز ہے۔ اس توریہ کو حدیث میں کذبات کہا گیا ہے۔ اہل حجاز کی لغت میں توریہ کو کذاب بھی کہتے ہیں۔ دیکھئے فتح الباری (ج6 ص391 تحت ح3358) وتفسیر ابن کثیر(5/349سورۃ الصافات:89) وشروح احادیث وکتب لغت وغیرہ۔ (30/ذوالحجہ1425ھ)(الحدیث:10)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ111

محدث فتویٰ